REGISTERED

No. L. 89.

جہاں نورا آفتاب لودہیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۳) مطبوعہ ۱۷ اگست ۱۹۰۰ء بروز جمعہ جلد (۲۸)

گلدستۂ اخبارات

۹ اگست کو لدھیانہ میں ½ انچ بارش ہوئی ٭ مقدمہ رشوت ستانی میں کوتوال گنیش پرشاد کی رہائی پر گورنمنٹ خوش نہیں۔ گورنمنٹ کی طرف سے اس مقدمہ کا اپیل ہائی کورٹ میں ہوگا۔ لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی نے بنارس کے ایڈریس اہل اسلام کے جواب میں ہندی اردو کے سوال کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا اور تمثیل سے ثابت کیا کہ حضور ممدوح مسلمانوں کے فوائد کے ہمیشہ طرفدار رہے ہیں ٭ پشاور کا مشہور چور مسمی لاہوتی مقابلہ پولیس زخمی ہو کر مر گیا۔ کسولی میں پیسٹیور انسٹی ٹیوٹ جاری ہو گیا علاج مفت کیا جاتا ہے۔ چین کے لئے چارم قلی فوج معہ فیلڈ ہسپتال بمبئی سے روانہ ہو گئی۔ سوم برائگیڈ فوج کو چین لے جانے کے لئے چھ جہاز کرایہ پر لئے گئے۔ امپیریل سروس کی فوجیں بھی نئی بندوقوں سے آراستہ ہونگی۔ آسام میں سخت طوفان باد و باراں سے نقصان مال و جان بہت ہوا بے شمار مویشی مر گئے۔ ڈوائرکٹر جنرل انڈین میڈیکل سروس نے لکھا کہ آئندہ سرما میں کلکتہ میں پھر طاعون چمکیگا۔ حضور والیسرائے نے آگرہ میں روضہ تاج محل کی سیر فرمائی۔ مسٹر رائیس ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ شرقی بنگال ریلوے نے خودکشی کی۔ لاہور میں حضور قیصرہ کے جشن جوبلی کی یادگار کا بُت روئیں ٹھنڈی سڑک کے چوراہے پر نصب ہوگا ٭

حیدرآباد دکن جو شیعہ اور سنیوں کا ایک عرصہ سے مقدمہ چل رہا تھا اس میں تمام مجرم بری ہو گئے۔ سر ٹی سی پلوڈن رزیڈنٹ حیدرآباد رخصت پر ہیں۔ کہتے ہیں کہ ریٹائر ہونے والے ہیں۔ جان نیوجنٹ ممبر بمبئی کونسل ہیضہ سے مر گئے۔ جنگ چین میں چارم برائگیڈ فوج بھی روانہ ہو گی۔ جودھپور۔ بیکانیر۔ مالیر کوٹلہ۔ الور۔ کی امپیریل سروس فوج کے علاوہ جیپور کی فوج باربرداری بھی جنگ چین میں جائیگی۔ حیدرآباد سے سکندرآباد تک برقی ٹریموے اور برقی روشنی کا انتظام منظور ہو گیا۔ تناولی کے مندر شیو کاشی کے بلوہ کے ۹۰ ممبروں کا اپیل ہائی کورٹ مدراس میں پیش ہے۔ بازار کوئٹہ میں افواہ ہے کہ چمن کے مقابل افغانی سرحد پر امیر صاحب کابل نے بہت فوج بڑھائی ہے۔ آگرہ میں دریائے جمنا میں کئی دیسی ایک کشتی میں سوار تھے غرق ہو گئے۔ احمدآباد گجرات میں بڑی بھاری بارش ہوئی۔ ہندوستان میں گورہ فوجوں میں باورچی گورہ سپاہی ہی ہونگے۔ دیسی مطلق نہ ہونگے۔ ملثیانہ نام جہاز میں ۳۰ ہزار مارٹنی ہنری رفلیں ڈیڑھ کروڑ کارتوس رسالہ برائگیڈ کے ساتھ بھیجے گئے۔ حضور مہاراجہ گوالیار ہسپتال کے جہاز کی تلاش میں بمبئی سے کلکتہ آگئے۔ ہندوستان سے بیلوں کے علاوہ توپخانہ کے گھوڑے یابو خچر بھی بھیجا دیں گے۔ کسولی میں پیسٹیور انسٹی ٹیوٹ کے کھلنے سے سگ گزیدہ مریض کثرت سے آنے لگے۔ یہہ خبر کہ امیر کابل نیو چمن کے مقابلہ کی سرحد پر فوجیں جمع کر رہے ہیں غلط ہے۔ مہاراجہ بیکانیر دوم بنگال لانسرز کی رجمنٹ میں شریک ہو کر قواعد کریں گے آنریری میجر ہیں ٭

ضلع سامبلپور میں پولیس کا ڈاکوؤں کے ساتھ مقابلہ ہوا۔ پولیس نے تین کو زخمی کر کے گرفتار کیا۔ لیکن چوتھا ڈاکو گاؤں کو بھاگ گیا وہاں سے تمام طائفہ کو ہمراہ لایا جن کی تعداد ایک درجن کے قریب تھی۔ انہوں نے پولیس پر حملہ کیا اور اس کو مجروح اور مغلوب کر کے تینوں زخمی رفیقوں کو چھڑا لیا۔ لوگ اپنی رایوں کی اس واسطے زیادہ قدر کرتے ہیں کہ وہ ان کی اپنی رائیں ہیں نہ اس لئے کہ وہ سچ ہیں۔ حضور والئی ریاست مدہ سٹانہ کے شملہ میں واپس تشریف لے آئے اور نہایت تندرست ہیں۔ سر ولیم ویڈر برن پارلیمنٹ سے علیحدہ ہو گئے آپ کہتے ہیں کہ یہہ ملٹری کارروائی کا زمانہ ہے۔ لاہور میں پولیس نے ایک دھوکہ باز گرفتار کیا جس نے اپنے آپ کو ایک پنشنر کرنیل کا ملازم بتلا کر کئی لوگوں پر ہاتھ صاف کیا۔ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنران پنجاب کا ششماہی امتحان سررشتہ ۱۵-۱۹ اکتوبر تک لاہور میں ہوگا۔ پنجاب سکریٹریٹ کے مسٹر مانٹ صاحب ماہ نومبر میں سررشتہ فنانشل ہند کے انڈر سکریٹری مقرر ہونگے۔ کوتوال لکھنؤ ضمانت پر رہا ہے ۲۰ ستمبر کی آخری پیشی ہے۔ شملہ میں کئی دن سے بارش ہو رہی ہے۔ میسور کے دیوان بیمار ہیں۔ ہندستان سے ۲۰۰۰۰ جوڑہ جنگی بوٹ دس ہزار جوڑہ انگریزی جوتہ جنوبی افریقہ کو بھیجیں گے۔ ہند میں فوجوں کی افسریوں کے خالی عہدے پُر کرنے کے لئے ولایت سے ڈیڑھ سو افسر آنے والے ہیں۔ لکھنؤ میں ایک ہرکارہ ڈاک کے تین بچے پیدا ہوئے۔ جاپان میں ایک پنجابی پورن سنگھ کی کوشش سے قحط ہند کے لئے چندہ کھلا۔ ڈیوک یورک کی وفات پر کپورتھلہ میں ایک روز ہڑتال رہی اور سرکاری دفاتر دو روز بند رہے

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر
پادری۔ این۔ بی۔ عباس مشکا۔ پنڈت رلا رام مشکا اور منشی عالم۔ اسسٹنٹ ایڈیٹرز
پادری ایچ۔ گولکناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب } ایڈیٹوریل
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ پادری پی۔ سی۔ اپل صاحب
پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس صاحب۔ پادری دیال سنگھ صاحب
پادری بی۔ بی۔ سالیصا صاحب۔ پادری کیدار ناتھ صاحب } کارسپانڈنٹس

جنگ چین۔ انگلش مین لکھتا ہی کہ چیفو میں روس۔ جاپان اور چینیوں میں ہر روز تھوڑی بہت جنگ ہوتی ہی۔ ۵ اگست کی جنگ میں روس کے پانسو اور برٹش کے ۵۰ کام آئے۔ جرمن اور جاپان کا بھاری نقصان ہوا۔ ایڈمرل جاپانی نے لکھا ہی کہ ۴ اگست کو متحدہ فوج نے یانگسو فتح کر لیا اور امریکن فوج کے ۷۰ کام آئے۔ انڈین ڈیلی نیوز لکھتا ہی کہ چین میں حالت جیسا کہ یقین کیا جاتا ہی اس سے زیادہ سنجیدہ ہی۔ اب تک شہنشاہ بیگم چین کی نسبت بوکسروں کی پشت پناہ ہونے کے بارہ میں شک کیا جاتا تھا۔ مگر اب یقین کیا جاتا ہی کہ ۱۰ جون کی کونسل میں شہنشاہ بیگم چین نے چینیوں کے ساتھ جنگ کرنے کی منظوری دیدی۔ خیال کیا جاتا ہی کہ کیا یہہ دانشمند بیگم اس بات کو نہیں جانتی تھی کہ تمام دنیا کے مقابلہ میں جنگ کرنا اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنا ہی۔ لیکن کمزور انسان ہمیشہ دانشمندانہ طریقوں پر نہیں چل سکتا ہی؀

مسٹر سٹڈ اڈیٹر ریویو آف ریویوز لکھتا ہی کہ یورپین سلطنتوں نے (بشرطیکہ باہم جنگ نہ ہو جاوے) چین کو اس مٹھائی کی مانند سمجھ رکھا تھا جس کو اسکول کے طالب علم بانٹ کر کھا جاتے ہیں۔ یہہ ایک ریڈیکل کے مبالغہ آمیز الفاظ ہیں۔ حقیقت یہہ ہی کہ چین کے سر پر شامت سوار ہی اور بہت جلد یوروپین افواج اسکو سیدھا کر دینگی؀

یہہ پتھر کس ظالم نے مارا

کھڑکیوں کے شیشے چور چور ہو گئے

پنڈت گوپی ناتھ پنجاب کے مشہور اخبار نویس کو بھڑکانے والے امن میں خلل ڈالنے والے اور فحش مضامین لکھنے کے جرم میں عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور سے ۴ ماہ قید محض کی سزا ہوئی ہی۔ پنڈت صاحب نے عدالت صاحب سشن جج بہادر میں اپیل کیا ہی اور تا فیصلہ اپیل ضمانت پر رہا ہیں۔ ہم نے کئی دفعہ لکھا ہے

رکھنا قدم سنبھال کے گر امتیاز ہی
دنیا میں ہر جگہ یہہ نشیب و فراز ہی

مگر فرایض اخبار نویسی کو کون خیال میں لاتا ہی۔ واضح ہو کہ اخبار نویسی کا فرض ہی کہ ہمیشہ عمدہ خیالات ظاہر کرے۔ جس کا عمدہ اثر عام طبایع پر پڑے۔ قانون کی پابندی ضروری اور لازم ہی۔ جو لوگ قانون کے حدود سے باہر نکل جاتے ہیں ٹھوکر کھاتے ہیں۔ امید ہی کہ آیندہ پنڈت صاحب آریہ صاحبان کی کھڑکیوں کے شیشوں پر پتھر پھینکنے کی مشق نہیں کریں گے اور ہم نہایت خوش ہونگے جب ہم یہہ خبر سنیں گے کہ پنڈت صاحب کا اپیل منظور ہوا؀

جنگ ٹرنسوال۔ بوئر ابتک اپنی شرارت سے باز نہ آئے اور آئے دن کچھ نہ کچھ شرارت کر ہی دکھاتے ہیں۔ ایلنڈ ریور گیریزن کو گرفتار کر لیا۔ ڈیویٹ کا تعاقب کر رہیں لارڈ میتھیون بھی لارڈ کچنر کے ساتھ ہو گئے تھے اور ۷ اگست کو ونٹرسکروں کے متصل ڈیویٹ کے ایک حصہ فوج کو شکست دی۔ لارڈ میتھیون نے ۸ گاڑیاں چھین لیں چند بوئروں نے ملکر پریٹوریہ میں ایک بیڈھنگی سازش کی تھی۔ انکا ارادہ تھا کہ لارڈ رابرٹس کو چرا لیجائیں اور افسروں کو قتل کر ڈالیں مگر یہہ سازش ظاہر ہو گئی اور مجرم گرفتار ہو گئے۔ اب سزا پائیں گے؀

تار برقیاں

شنگھائی میں انگریزی افواج کے اترنے کے وقت دوسری طاقتیں جلکر راکھ ہو گئیں۔ چینی گورنروں نے امریکا سے التماس کی کہ انگریزی فوجوں کو شنگھائی میں اترنے سے منع کرو۔ ۳۰۰۰ ویں پلٹن بمبئی اور چارم گورکھا اور دوم پلٹن بنگالہ شنگھائی کو بھیجی گئیں۔ چین میں مشترکہ فوجوں کی اعلیٰ کمان پر مارشل والڈرسی کا تقرر برطانیہ جاپان و امریکا نے تسلیم کر لیا۔ برطانیہ نے اس شرط پر کہ اگر تمام سلطنتیں منظور کریں مارشل والڈرسی ۱۲ کو روانہ چین ہوگا۔ جنگ ٹیاٹسنگ کے بعد جرمن و آسٹرین و اٹالین افواج تنتسن کو واپس لوٹ آئی تھیں۔ ینگٹسو کے جنگ برٹش۔ امریکن و روسی فوجوں نے ہیٹل تک دھاوا کیا۔ روس نے اپنے سفیر پیکن کو لکھ دیا کہ جب تک حفاظت کی ذمہ وار گورنمنٹ چین نہ ہو وہاں سے مت ہلو۔ شہنشاہ روس نے گورنمنٹ چین کو لکھا ہی کہ اگر سفیر کے ہمراہیوں میں سے کوئی قتل کر ڈالا گیا تو پھر پوری طرح خبر لی جاویگی۔ مسٹر ایڈمونڈ ٹیلر وال ندی عبور کر کے آرمیلو کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ لارڈ رابرٹس نہایت تندرست ہیں۔ صبح اٹھکر کام میں مصروف ہو جاتے ہیں اور بڑے بڑے فاصلہ طے کر جاتے ہیں۔ پریٹوریہ میں بڑی بھاری سازش ظاہر ہوئی۔ تمام انگریزی افسروں کو قتل کریں اور لارڈ رابرٹس کو چرا لے جائیں۔ دس سازشی گرفتار ہوئے ہیں۔ ان پر کورٹ مارشل بیٹھے گا۔ امریکا نے چین کے آخری خط کا جواب صلح آمیز بھیجا ہی کہ دانشمندانہ طریقہ اختیار کرے۔ پہلے یوروپین سفیروں کو تکلیف دینا ترک کرے۔ پھر صلح اور امن کی کوشش ہو سکتی ہی۔ سوا اس کے اور کوئی تدبیر نہیں۔ چین میں بادشاہ کا حکم نکلا اور لی ہنگ چنگ صلح کی کارروائی کے لئے مقرر کیا گیا۔ ۹ اگست کو شاہ اٹلی دفن کئے گئے۔ برٹش کے پرنس ہنری بھی تھے۔ شاہ اٹلی کے تکفین و تدفین میں قیصرہ ہند کی جانب سے ڈیوک آف آرگائیل شامل تھے۔ جرمنی نے چین کو ہتھیار بھیجنے بند کر دئے۔ شاباش جاپان تیری لیاقت پر کوریا نے تیری فوجوں کو بلانا منظور کیا۔ چینی فساد کے ڈر سے حفظ ماتقدم کے طور پر جاپانی فوج منظور کی گئی۔ فرانسیسی جنرل فرے بھی ۸۰۰ فوج کے ساتھ پیش قدمی پیکن میں شامل ہی۔ چین نے ایم۔ ڈلکاسی فرنچ وزیر خارجہ سے کہا کہ سفیران باوجود حفاظت کی ذمہ داری کے یہاں سے نہیں جاتے۔ ایم۔ ڈلکاسی نے یہہ جواب دیا کہ جب تک راستوں میں امن نہ ہو کیونکر آسکتے ہیں۔ چین کی نیک نیتی کا اظہار اسی میں ہی کہ فرنگستانی فوجوں کے راستہ میں رکاوٹ نہ ڈالی جاوے؀

بقیہ

ذاتی گناہ

رُوح نسل در نسل گناہ آلودہ پیدا ہوتی ہے

پس جب ثابت ہو چکا کہ روح بھی آدم کے جسم سے تعلق رکھتی ہے تو اب ہم اس بات کو ثابت کرینگے کہ روح نسل در نسل گناہ آلودہ اور ناپاک پیدا ہوتی ہے اور گناہ روح میں اس طرح ملا ہوا ہے جیسا کہ انسان کے خون میں گرمی پائی جاتی ہے۔ اگر انسان گنہگار نہ ہوتا تو خدا کے اور انسان کے بیچ میں درمیانی کی کیا حاجت تھی؟ اگر انسان گناہ آلودہ نہ ہوتا تو کیا حاجت تھی کہ اتنا بڑا نجات دہندہ بلکہ خدا کا فرزند مجسم ہوتا؟ اگر انسان نجس اور ناپاک نہ ہوتا تو کیا حاجت تھی کہ وہ مسیح کے خون سے دھویا جاتا؟ اگر روح بیمار نہ ہوتی تو ایسے روحانی طبیب کی کیا ضرورت ہوتی اگر انسان لاچار اور کم بخت نہ ہوتا تو کیوں روح القدس کی مدد کا حاجتمند ہوتا؟ اور تسلی و دلاسا اس سے حاصل کرتا؟ غرض کہ اگر روح گناہ میں پیدا نہ ہوتی تو اُسے نئی پیدایش کی کیا حاجت تھی؟ اور خداوند یسوع مسیح صاف فرماتا ہے کہ آدمی جب تک سر نو پیدا نہ ہو ہرگز آسمان کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پس اب اس ہماری تعلیم کی پختگی اور سچائی کے لئے مناسب ہے کہ ہم کلام خدا کی طرف لحاظ کریں اور دیکھیں کہ وہ الہامی شخص اس میں کیا کہہ رہے ہیں۔

اوّل موسیٰ سے ہمیں یہہ خبر ملتی ہے کہ خدا نے انسان کو اپنی ہی صورت اپنی ہی مانند پیدا کیا لیکن انسان گناہ میں گرفتار ہو کر اس عالی مرتبہ سے گر گیا اور اس کے اس جلال اور نور پر تاریکی چھا گئی اس برگشتگی اور نافرمانبرداری کے باعث موت کا حکم اس پر ہوا۔ وہ خدا کے حضور قصوروار شرمندہ بے چین اور خوف زدہ ہوا۔ باغ عدن سے وہ نکالا گیا۔ اور اس کی سکونت کے لئے زمین دی گئی جس کو خداوند نے لعنت دی۔ پیدایش ۳: ۱۷۔ آدم پر اس کے گناہ کے باعث موت نازل ہوئی اور آخر کار وہ مر گیا۔ اس کے باعث اس کی اولاد پر بھی موت حکومت کرتی ہے۔ اور وہ جیسا کہ لکھا ہے کہ "جس طرح ایک شخص کے وسیلے گناہ دنیا میں آیا اور گناہ کے سبب موت آئی اسی طرح موت دنیا میں پھیلی۔ اس لئے کہ سب نے گناہ کیا۔ رومی ۵: ۱۲۔ ۱ قرنتی ۱۵: ۲۲۔

موسیٰ نے یہہ جو آدم کی برگشتگی اور پست حالی ہم پر اس طرح ظاہر کی ہے۔ اس کے سوا اور بھی آگے بیان کیا ہے کہ آدم کے ایک بیٹا پیدا ہوا جو کہ اس کی صورت پر تھا اور اسی کیطرح گناہ آلودہ اور مرنے والا تھا۔ آدم کا پہلوٹا بیٹا قاتل اور خونی تھا۔ ہابل خود خداوند کے حضور قربانی گذرانتا تھا تاکہ خدا کا قہر اس پر نازل نہ ہو۔ قاین کا شیطانی مزاج تمام بنی آدم کے درمیان جلد ظہور میں آیا۔ موسیٰ فرماتے ہیں کہ زمین بدی سے بھر گئی تھی اور تمام بنی آدم بگڑ گئے تھے تب خدا نے انسان کی بدی پر نظر کی کہ وہ زمین پر بہت بڑھ گئی ایسا کہ ان کے کل خیالات بھی بدی کیطرف رہتے ہیں۔ پیدایش ۶: ۵۔

نوح کے طوفان کے بعد خداوند نے خود اپنی برگشتہ مخلوق کو غارت کرنے کا ذکر کیا۔ نوح کو خداوند نے فرمایا کہ انسان کے دل کا خیال لڑکپن سے برا ہے۔ پیدایش ۸: ۲۱۔ ایوب کے دوستوں کی معرفت بھی انسان کا یہی حال ظاہر ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک یوں بیان کرتا ہے کہ انسان پیدایش میں گورخر کے بچے کی مانند ہے۔ دوسرا بیان کرتا ہے کہ انسان گھنونا اور بگڑا ہوا ہے اور بدی کو پانی کی طرح پیتا ہے۔ ایوب ۱۱: ۱۲ و ۱۵: ۱۶۔

داوٗد بھی یوں فرماتے ہیں کہ خداوند آسمان پر سے بنی آدم پر نگاہ کرتا تا دیکھے کہ کوئی ان میں دانشمند خدا کا طالب ہے یا نہیں۔ وہ سب گمراہ ہوئے۔ وہ ایک ساتھ بگڑ گئے۔ کوئی نیکوکار نہیں۔ ایک بھی نہیں۔ زبور ۱۴: ۲ و ۳۔ سلیمان بھی اپنے باپ داوٗد کیطرح فرماتے ہیں۔ "جہالت لڑکے کے دل سے وابستہ ہے" اور نہ صرف لڑکے کا یہہ حال ہے بلکہ بنی آدم کا من ج[illegible] شرارت سے بھرا ہے اور جب تک وہ [illegible] ان کے دل میں رہتی ہے۔ امثال ۲۲: ۱۵۔ واعظ ۹: [illegible] ۳۔ یسعیاہ نبی بھی ان سب باتوں کی تصدیق یوں کرتا ہے کہ "ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے اور [illegible] ہم تو سب کے سب ایسے ہیں جیسے ناپاک چیز او[illegible] ہماری ساری راستبازیاں گندی دھجیوں کی سی ہیں۔ یسعیاہ ۵۳: ۶ و ۶۴: ۶۔ یرمیاہ فرما[illegible] ہیں کہ "یہوداہ کا گناہ لوہے کی قلم اور ہیر[illegible] نوک سے لکھا گیا ہے" "اے یروشلم تو اپنے [illegible] شرارت سے پاک کر تاکہ تو رہائی پاوے [illegible] تو باطل خیالوں کو اپنے دل میں جگہہ دیگا[illegible] ۱۷: ۱ و ۴: ۱۴۔ نبیوں کی معرفت یوں ہمیں ظا[illegible] گیا ہے کہ آدمزاد ذاتی گناہ میں گرفتار ہیں۔ لیک[illegible] لحاظ کریں گے کہ رسول اس امر میں کیا کہتے۔ ا[illegible] سے بزرگ رسول یوں خبر دیتا ہے "نفسانی آ[illegible] خدا کی روح کی باتیں نہیں قبول کرتا کہ وہ اس [illegible] آگے بیوقوفیاں ہیں" ۱ قرنتی ۲: ۱۴۔ اور ر[illegible] کو امر تحقیق کے طور پر بیان کرتا ہے کہ جسمانی مزاج

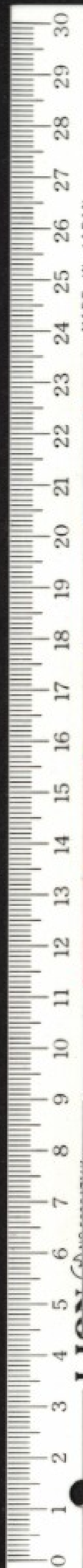
صورت و سیرت اس آدمی کی جس نے نئی پیدایش حاصل نہ کی نہ صرف نیکی کے برخلاف ہو بلکہ خدا کا دشمن ہو جو کہ تمام نیکیوں کا سرچشمہ اور منبع ہو۔ دیکھو رومی ۸: ۷ آیت۔

رسولوں نے اس ذاتی گناہ کے کئی نام یعنے لقب رکھے ہیں اور اُن سے ذاتی گناہ کی اصلی خرابی اور موت انگیز تاثیر ظاہر ہوتی ہو۔ رسول ذاتی گناہ کو بنیادی گناہ ٹھہراتا ہو۔ ایسا گناہ کہ زور و اثر کرنے والا۔ اور گویا گناہوں کی اصل اور ان کا چشمہ ہو باطنی گناہ ایسا نہیں کہ مثل کڑوے پتے یا کڑوے پھل کے ...وح کہیں لگا ہووے اور بعد تھوڑی مدت کے ...جد ایسا ہو جیسے کسی درخت میں اس کا عرق کڑوا ہوتا ہو اور اس کے رگ رگ اور ریشہ ریشہ میں پیوست رہتا ہو اور ہمیشہ اپنی بدتاثیر کو ہر ایک پھل میں ظاہر کرتا ہو۔ "گناہ کا بدن" اس لئے کہلاتا ہو کہ تمام گناہ اسی کے باعث ہوتے ہیں جیسے کہ ایک جسم میں تمام اس کے اعضا شامل ہوتے ہیں ویسے ہی ہر گناہ بمنزلۂ اعضا کے ہوا اور سب ملکر ایک بدن ہو ...ہ کی شریع" یہی گناہ گویا ظالم حاکم کی طرح ہمارے ...ں میں اپنی زبردست شریعت کے باعث حکومت ...اور اس عملداری میں خود حاکم ہو "پُرانا انسان" ...س لئے کہلاتا ہو کہ وہ آدم کے وقت سے چلا آتا ہو۔ ...انا انسان یعنے ذاتی گناہ روحانی چیزوں کا ...ت اور ان سے انحراف کرنے والا ہو کیونکہ یہہ روحانی ...یں دوسرے آدم سے تعلق رکھتی ہیں جیسا کہ پولوس ...سول نے نہایت پختگی سے گناہ کا حال بیان کیا ہو۔ ...ساہی یعقوب اور یوحنا نے لکھا ہو۔ ایک ان میں ...رماتا ہو کہ یہہ وہ حکمت نہیں جو اوپر سے اُترتی ہو۔ ...یہہ دنیاوی نفسانی و شیطانی ہو" دوسرا یوں فرماتا ہو کہ "ساری دنیا بُرائی میں پڑی ہو" یعقوب ۳: ۱۵ و ۱ یوحنا ۵: ۱۹۔

ہمارا خداوند یسوع مسیح جس کی روح کے ذریعہ نبی اور رسول کلام کرتے تھے ان کی گواہیوں کو خود تصدیق کرتا ہو۔ اب اس لئے کہ ہم ذاتی گناہ کی حالت پر سنجیدگی سے غور کریں مسیح یاد دلاتا ہو کہ "بھلے چنگوں کو حکیم درکار نہیں بلکہ بیماروں کو" لوقا ۵: ۳۱ مسیح ظاہر کرتا ہو کہ "انسان تاریکی کو نور سے زیادہ پیار کرتا ہو کیونکہ اس کے کام بُرے ہیں" یوحنا ۳: ۱۹ و ۱۵: ۱۸ و ۷: ۷۔ مسیح گناہوں سے توبہ کرنے کے لئے دعا مانگنا اس لئے سکھاتا ہو کہ انسان بد ہو اور اپنے آسمانی باپ کا قرضدار ہو۔ متی ۶: ۱۲ و ۷: ۱۱ و ۱۸: ۲۴۔ اور یہہ بھی فرماتا ہو کہ "وہ چیز جو آدمی کو ناپاک کرتی ہو سو بھیتر ہی سے آتی ہو اور دل ہی سے بُرے خیال۔ زناکاری۔ قتل۔ چوری۔ لالچ۔ فریب۔ مستیاں بدنظری۔ کفر۔ مغروری۔ اور سب طرح کی بُرائیاں آتی ہیں۔ مرقس ۷: ۱۴۔ متی ۱۵: ۱۹۔

بعض سمجھتے ہیں کہ جو کچھ پاک کلام میں ذاتی گناہ ہو سو فقط غیر قوموں اور ظالم یہودیوں کے بارے میں ہو۔ خداپرست اور مسیحی لوگ اس میں شامل نہیں ہیں۔ پس رسولوں کے کلام سے صاف ظاہر ہوتا ہو کہ مسیح راستبازوں کے لئے نہیں بلکہ گنہگاروں کے بچانے کے لئے آیا اور وہ ناراستوں کیواسطے مارا گیا۔ اور بے گناہ گنہگار ٹھہرایا گیا۔ لیکن ہمارے نزدیک یہہ ثابت ہوتا ہو کہ وہ نیک لوگوں اور مسیحیوں کے واسطے بھی مصلوب ہوا اور گنہگار ٹھہرایا گیا۔ اور وہ بھی ذاتی گنہگار اور ناراست اور خدا سے دور ہیں جیسے کہ کل بنی آدم۔ رومی ۵: ۶ و ۱ پطرس ۳: ۱۸۔ اگر یہہ بات ہماری کسی کو ناگوار گذرے اور سخت معلوم ہو تو مناسب ہو کہ مقدس لوگوں کی بات پر لحاظ کریں کہ وہ اس امر میں کیا کہتے ہیں دیکھو ایوب اپنی نسبت یوں فرماتے ہیں کہ "میں اپنے ہی سے بیزار ہوں اور خاک اور راکھ پر بیٹھا توبہ کرتا ہوں" ۴۲: ۶۔ داؤد فرماتے ہیں کہ دیکھ میں نے بُرائی میں صورت پکڑی اور گناہ کے ساتھ میری ماں نے مجھے پیٹ میں لیا۔ زبور ۵۱: ۵۔ یسعیاہ فرماتے ہیں: "ہائے مجھ پر میں تو برباد ہوا کہ میں ناپاک ہونٹھ والا آدمی ہوں" یسعیاہ ۶: ۵۔ پولوس رسول فرماتے ہیں کہ میں جانتا ہوں کہ مجھ میں یعنے میرے جسم میں کوئی اچھی چیز نہیں بستی۔ رومی ۷: ۱۸۔ پھر پولوس طیطس سے کہتا ہو کہ "ہم بھی آگے نادان۔ نافرمانبردار فریب کھانے والے۔ رنگ برنگ کی شہوتوں اور عشرتوں کے بس میں تھے۔ اور بدخواہی و ڈاہ کے ساتھ گذران کرتے اور نفرت کے لایق اور آپس میں کینہ رکھتے تھے" طیطس ۳: ۳۔ پھر اپنی نسبت اور افس کی مسیحی جماعت کی نسبت وہ یہہ یادداشت کے کلمے کہتا ہو کہ "ہم سب کے سب جسم کی شہوتوں کے ساتھ دوسروں کی مانند طبیعت سے غضب کے فرزند تھے" افس ۲: ۳۔ پس نیک اور دیندار لوگ حلم اور فروتنی سے اپنے خیالات یوں ظاہر کرتے ہیں اور اپنا حال اور اپنی ذاتی طبیعت کا بیان کرتے ہیں۔

چونکہ رسول مذکور کے سوا اور کوئی شخص ایسا عالم اور ہوشیار معلوم نہیں پڑتا کہ جس کے قولوں سے یہہ عقدہ جیسا چاہیے ویسا حل ہو جاوے۔ کیونکہ اس نے بارہا یہودیوں اور غیر قوموں و عیسائیوں سے مباحثے کئے لہذا ہم اس کے قولوں کو ذیل میں بیان کرتے ہیں وہ فرماتا ہو کیا "ہم ان سے بہتر ہیں"؟ کیا ہم ان بدکردار۔ بت پرست۔ ریاکار۔ یہودیوں سے



بہتر ہیں کہ جن کا ذکر ان دو سابق بابوں میں ہوا ۔ نہیں ہرگز نہیں۔ پھر وہ بدلایل مفصلہ ذیل اس بارے میں یوں فرماتا ہی

اوؔل بنی آدم کی برگشتگی میں سب گناہ کے تابع ہیں جیسا کہ لکھا ہی کوئی نیکو کار نہیں ایک بھی نہیں۔

دوؔیم گناہ کی ترقی میں یعنے وہ کس درجہ تک انسان میں سرایت کر گیا ہی۔ خصوصًا اس کے ذہن اور دماغ پر یہاں تک کہ کوئی نہیں جو خدا کی بات کو سمجھے۔ کوئی نہیں کہ خدا کا طالب ہو وہ اپنے فرایض سے بالکل برگشتہ ہو گیا ہی۔ کوئی نہیں کہ نیکی کرے نہیں ایک بھی نہیں۔

سوؔیم یہہ گناہ انسان کے جسم کے ہر ایک اعضا سے پھوٹ نکلتے ہیں۔ ان کے گلے۔ ان کے ہونٹھ۔ ان کے منہہ۔ ان کے پاؤں۔ ان کی آنکھیں ان کا ہر ایک عضو بگڑ گیا ہی۔ اور ناراستی کے لئے سب ہتھیار بن گئے ہیں۔ ان کی زبان کی نسبت مقدس یعقوب فرماتا ہی کہ "وہ شرارت کا عالم ہی اور تمام جسم کو ناپاک کرتی ہی۔ اور نفسانی مزاج کو بھڑکاتی ہی۔ اس میں جہنم کی آگ موجود ہی"۔ اب آخر میں اس کی شرارت و تندی کی طرف دیکھو وہ کھلی ہوئی گور کی طرح مکروہ ہی اور ایسی ہولناک ہی کہ گویا کسی کا خون بہانا چاہتی ہی (اسکا زہر مانند کالے ناگ کی ہی)

شاہ اٹلی کا قتل

اٹلی کے شاہ ہمبرٹ جس بے رحمی کے ساتھ قتل کئے گئے۔ اس کا حال گذشتہ اخبار میں شایع ہو چکا ہی۔ تمام یوروپ میں اس خبر سے جیسا کہ امید تھی تہلکہ مچ گیا ہی اور خاصکر اس وجہ سے کہ مزید حالات سے معلوم ہوا ہی کہ یہہ سب کارروائی فرقہ انارکسٹ کی ہی جس نے یوروپ میں پھر ہاتھ پاؤں نکالے ہیں اور اس فرقہ کا بیان ہی کہ ابھی اور چار بادشاہوں کے قتل کا سامان تیار ہو گیا ہی۔ شاہ ہمبرٹ مرحوم کا ولی عہد پرنس آف نیپلز آجکل سمندر میں دخانی کشتیوں کی سیر میں مشغول تھا۔ اور جب اُس کے والد کے قتل کی خبر اس کے پاس پہنچی تو وہ بیچارہ مقام پیریس میں تھا۔ اس وقت رنج و غم کا پہاڑ اس کے سر پر آ پڑا۔ اور سب جلسہ وغیرہ بھول گیا اور فورًا مکان کو روانہ ہو گیا۔ انارکسٹوں کی اس دھمکی سے کہ ابھی چار اور والیان ملک یورپ میں قتل کئے جاویں گے بہت کچھ چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں کہ وہ کون بدقسمت ہیں جو شکار کے لئے چنے گئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ شاہ ہمبرٹ کو خبردار کیا گیا تھا کہ اسے جان کا خطرہ ہی۔ لیکن اس نے کچھ پرواہ نہیں کی اور خمیازہ چکھا۔ یوروپ میں اس ناگہانی قتل سے پھر تمام آنکھیں فرقہ نہلسٹ کی طرف لگ گئی ہیں۔ جن کی طرف سے اس وقت تک خاموشی تھی۔ آجکل دور مشرق میں چینی معاملات کی سرگرمی نے تمام توجہ یوروپ کی اپنی طرف مایل کر رکھی ہی۔ پس اس مردود فرقہ نہلسٹ نے اس موقعہ کا فایدہ اٹھا کر اپنی کارروائی کو خوب زور شور کے ساتھ کرنا شروع کر دیا۔ اور مختلف ممالک کی دارالسلطنتوں میں انہوں نے اپنی سازشوں اور شاہوں کے قتل کا سامان اس طرح تیار کر رکھا ہی کہ پولیس کو خبر نہ ہونے پائے۔ ایک شرارت ان کی یہہ تھی کہ نمایشگاہ یا اس کے درمیانی گنبد کو برباد کر دیا جاوے۔ پولیس باوجود تمام کوشش کے پتہ نہ لگا سکی کہ کون اس شرارت میں شامل تھے۔ اٹلی میں یہہ لوگ اپنی شیطانی حرکت میں پورے کامیاب ہو گئے۔ اور قاتل مسمی برکیسی جو پکڑا گیا ہی قبول کرتا ہی کہ فرقہ نہلسٹ میں سے ہی۔ وہ علاقہ ٹسکنی کے ایک چھوٹے سے قصبہ بنام پریٹو کا باشندہ ہی اور مدت سے فرقہ انارکسٹ کے بہادروں میں شامل ہی وہ بجائے اپنی حرکت پر شرمندہ ہونے کے فخر کرتا ہی اور غرور کے ساتھ بیان کرتا ہی کہ فرقہ انارکسٹ کی تدابیر ایسی صفائی کے ساتھ کی گئی ہیں کہ تھوڑے ہی دنوں میں ایسے واقعات پیش آنے والے ہیں جو دنیا کو حیرت میں ڈال دیں گے۔ خدایا تیری پناہ! شاہ ہمبرٹ پر اس سے پہلے بھی دو دفعہ قاتلانہ حملے ہو چکے تھے۔ ایک سنہ ۱۸۷۸ء میں جبکہ آپ تخت نشین ہوئے تھے۔ دوم اپریل ... آپ شہر روما میں ہوا خوری کر رہے تھے۔ دونوں دفعہ چھرے کا استعمال قاتلوں نے کیا تھا جس سے وہ اپنی مراد پوری نہ کر سکے۔ لیکن اس دفعہ ریوالور سے کام لیا اور کامیاب ہوئے۔ مقتول بادشاہ ۵۶ سال کی عمر کے تھے اور ۲۲ سال تک حکومت کی۔ عام

سلطنت جرمنی کی ترقی

حال میں مسٹر گاسٹرل نے برٹش فارن آ... سنہ ۱۹۰۰ء کی بابت سلطنت جرمنی کی اکانومک Nomic. حالت پر ایک رپورٹ ارسا... اور یہہ رپورٹ اس قسم کی ہی کہ نہایت بے... بے پروا شخص کو بھی اس پر خیالات دوڑانے کا ... حاصل ہو گیا ہی۔ گذشتہ جنگ فرانس کے وقت ... سلطنت جرمنی کی ترقی اس قدر ہو گئی ہی ... میں اس کی نظیر نہیں ملتی ہی۔ سنہ ۱۸۷۱ء ... کہ فرانس سے معاہدہ صلح ہوا ہی ...

جرمنی کی سلطنت میں ایک ایکڑ زمین کا بھی اضافہ نہیں ہوا ہے لیکن اس عرصہ میں اس کی آبادی میں ۱۷ ملین یعنے ایک کروڑ ۷۰ لاکھ کی زیادتی ہوگئی ہے۔ سنہ ۱۸۷۱ء میں کل جرمنی کی آبادی چار کروڑ آدمیوں کی تھی اور اب اس کی آبادی پانچ کروڑ ساٹھ لاکھ ہوگئی ہے۔ اسی طرح دولت پر بھی قیاس کر لینا چاہیے کہ گو آبادی کی اس قدر کثرت ہوگئی ہے لیکن بہ نسبت سابق کے وہاں کے باشندے خوراک بھی اب بہتر کھاتے ہیں اور پوشاک بھی نسبتاً عمدہ پہنتے ہیں غرضیکہ ہر طور سے بہ نسبت سابق کے اب وہ نہایت ترقی اور ...یں ہیں ؎

مسٹر گاسٹرل اس ترقی کو اس امر سے منسوب کرتے ...یں کہ بیس برس تک تو سلطنت جرمنی نے اپنی رعایا کو ابتدائی تعلیم دلائی۔ اور جب اس عرصہ میں رعایا نے ابتدائی تعلیم میں ترقی کر لی تو پھر اس کے بعد دس برس تک رعایا کو اعلیٰ درجہ کی تعلیم دلائی جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ اب بیسویں صدی میں وہاں ہر شخص اپنے پیشہ یا تجارت میں ماہر اور عالم ہے ؎

...نی کی آبادی بشرح آٹھ لاکھ پچاس ہزار ۸۵۰۰۰۰ ...بڑھ رہی ہے اور یہہ بات قابل تعجب ہے کہ وہاں ...ت بکثرت نقل مکان بھی نہیں کرتے۔ علم ریاضی ...سئلہ کے مطابق یہہ بات لابدی معلوم ہوتی ...یک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جرمنی کے لوگ بکثرت ...کان کیا کریں گے۔ جرمن زبان بولنے والوں ...یہہ ایک عظیم الشان اور گنجان اور متواتر بڑھنے ...ی آبادی جو یوروپ کے عین بیچوں بیچ آباد ہے۔ ...ی کہ انگریزوں کو محبت سے نہیں دیکھتی ڈاکٹر ...سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی نے اپنی بحری ...کے لیے جو نیا بجٹ بنایا ہے وہ صرف

اس وجہ سے بنایا گیا ہے کہ مسٹر چیمبرلین کی پالیسی (حکمت عملی) نے کل یوروپ میں بدگمانی پھیلا دی ہے۔ اور جرمنیوں کا خیال ہے کہ جنگ ٹرنسوال سے یہہ بات ہم کو ثابت ہوگئی ہے کہ ہم انگریز مدبران سلطنت پر بھروسہ نہیں کر سکتے اور وہ اگر ذاتی اغراض کی سازش کا شکار ہو کر یا عام رائے سے مجبور ہو کر اگر کسی دول یورپ سے جنگ بھی کر بیٹھیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے اور اس لئے جرمنی کے لیے یہہ نہایت اشد ضروری ہے کہ وہ اپنی بحری فوج کو دگنا کر لے۔ ڈاکٹر بارتھ کہتے ہیں کہ جرمنی جو اپنی بحری قوت دوگنی کرتی ہے تو یہہ وہ اپنے بچاؤ کے لیے نہ کہ کسی سلطنت کو خوف زدہ کرنیکے لئے کرتی ہے ؎

شہنشاہ جرمنی نے جن کی بابت کہا جاتا ہے کہ کل سلطنت جرمنی میں صرف یہی ایک شخص ہیں کہ جو انگلنڈ کی نسبت عمدہ رائے رکھتے ہیں "اب یہہ غیر معمولی طریقہ اختیار کر لیا ہے کہ وہ انگریزی قوم کو بذریعہ اخبار ڈیلی اکسپریس " کے اپنا سلام پہنچاتے ہیں۔ شہنشاہ جرمنی کی جانب سے لندن کے اخبار ڈیلی اکسپریس جو پیغام انگلش قوم کے نام چھپا ہے وہ حسب ذیل ہے ؎

برٹش قوم سے میری جانب سے کہدو کہ میری اعلیٰ اور سب سے پہلی امید اور آرزو ہمیشہ یہی ہے کہ اقوام میں ہمیشہ امن و امان کا زمانہ قایم رہے۔ اور میری دوسری خواہش یہہ ہے کہ جرمنی اور گریٹ برٹن کے درمیان دوستانہ روابط اور عمدہ تعلقات دوامی۔ بالاستقلال مضبوط اور ٹھوس قایم رہیں نہ کہ ظاہری۔ ان دونوں اقوام کے درمیان اختلاف کا کوئی ایسا ضروری سبب نہیں ہے اور امید ہے کہ اختلاف کا آیندہ بھی کوئی سبب نہیں ہوگا۔ ان دونوں قوموں کے درمیان کوئی رقابت یا مخالفت سوا اس کے نہیں ہونا چاہئے کہ یہہ دونوں قومیں اپنے اکانومک اور سوشیل ترقی کے بڑھانے میں دوستانہ مقابلہ کرتے رہیں " ؎

اس پیغام سے ظاہر ہوتا ہے کہ شہنشاہ جرمنی کو انگلینڈ کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنے کی آرزو ہے۔ اور انگریزی اخبارات کے ساتھ اپنے ذاتی تعلقات قایم کرنے شروع کر دئے ہیں ؎

حفظان صحت کی رپورٹ بابت سنہ ۱۸۹۹ء

حفظان صحت کی رپورٹ ابھی ہمارے پاس موصول ہوئی ہے۔ رپورٹ میں بہت ہی مفید واقعات ہوتے ہیں۔ برٹش گورنمنٹ کی عنایتوں میں سے ایک یہہ بھی ہے کہ ملک کے لوگوں کو ان تغیر و تبدل اور ان اصلاحوں کا سلسلہ وار پتہ لگتا رہتا ہے جو گورنمنٹ لوگوں کے فایدہ کے واسطے شروع کرتی ہے۔ اس رپورٹ میں جو جناب لفٹنٹ کرنیل سی۔ جے۔ بمبر صاحب انڈین میڈیکل سروس کمشنر حفظان صحت نے بہت ہی محنت سے تیار کی ہے۔ چند دلچسپ واقعات ہیں ؎

پیدائش۔ سال زیر ریویو میں کل پیدا شدگان کی تعداد ۱۰۰۴۰۹۹ تھی بمقابلہ سال سابقہ کے جس میں پیدائش ۸۵۱۹۶۷ تھی یعنے ۱۵۲۱۳۲ کی زیادتی تھی۔ یہہ زیادتی دس ہزار میں ۴۰.۷ کی نسبت سے ہے۔ مختلف صوبجات کی تعداد کے ساتھ مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ پنجاب میں پیدائش کی نسبت دوسرے صوبوں سے زیادہ تھی یعنے ۴۸٫۴۸۔ حالانکہ بنگال میں ۴۲٫۹۶۔ ممالک مغربی و شمالی میں ۴۸٫۰۹۔ بمبئی میں ۳۶٫۴۲ -

جناب لفٹنٹ گورنر صاحب فرماتے ہیں۔ یہہ زیادتی اس واسطے ہوئی ۱۸۹۶ء کا آخری حصہ بھی عمدہ تھا۔ ۱۸۹۸ء کو بھی۔ ضلع جھنگ میں پیدایش ایک ہزار میں ۱ر۷۹ تھی۔ اور اس کی وجہہ جناب کمشنر صاحب چناب پر آدمیوں کے زیادہ آنے اور ان کی حالت عمدہ ہونا قرار دیتے ہیں۔ اور جناب لفٹنٹ گورنر صاحب بھی اس رائے کے ساتھ متفق ہیں۔ لاہور میں ۳ر۱۵ تھی۔ ہزارہ۔ کانگڑہ۔ پشاور اور شملہ میں پیدایش کی شرح فی ہزار میں چالیس سے بھی کم تھی۔ شملہ میں کم شرح کی وجہہ یہہ ہے کہ عورتوں کی نسبت مردوں کی تعداد زیادہ ہے۔ دوسرے اضلاع میں پیدایش کے درج کرنے کا انتظام ناتسلی بخش ہے۔ سال حال میں پیدا شدگان کی تعداد نسبت فوتیوں کے ۳۹۶۲۲۷۶ زیادہ رہی۔ سوائے شملہ کے ہر ایک ضلع میں فوتیاں کم ہوئیں اور پیدا زیادہ ہوئے۔ جناب لفٹنٹ گورنر صاحب حیران ہیں کہ کیوں تحصیل چونیاں ضلع لاہور میں پیدایش کی شرح ۶۵ ہے۔ حالانکہ لاہور میں صرف ۴۰۔ ان اختلافات کی وجہہ پر بحث نہیں ہو سکتی ہے۔ حضور کا خیال ہے کہ مردم شماری پر یہہ سوال حل ہو جائیگا۔ گذشتہ دس سال کے نقشہ سے ظاہر ہے کہ پیدایش کی شرح قریباً سب اضلاع میں بڑھگئی ہے۔ عام

انتقال

میں خدا کا نہایت شکر گذار ہوں کہ اس نے اخیر وقت میں میری بیوی کو اتنا کہنے کی فرصت دی کہ میں مسیح کے پاس جاتی ہوں۔ اس سے میرے دل کو بڑی تسلی ہے اور ضرور ہے کہ میں اپنی خدمت مسیح کے لئے پوری کرنے کے بعد اس کو ایک فرشتہ کی صورت میں مسیح کے حضور دیکھونگا۔

میری بیوی ۲۴ جون ۱۸۷۶ء میں لکھنؤ میں پیدا ہوئی۔ ۱۴ نومبر ۱۸۹۸ء کو پیلی بھیت میں منگنی ہوئی۔ ۱۰ مئی ۱۸۹۹ء کو لکھنؤ میں شادی ہوئی۔ ۹ مئی ۱۹۰۰ء کو خدا نے ایک بیٹا دیا۔ ۲۴ جولائی سنہ حال کو وہ برّہ کی شادی میں طلب کر لی گئی۔ جہاں ہمیشہ چین کریگی۔ اس دنیا میں صرف ۱۴ مہینے خدا نے اس کو میرے ساتھ رکھا۔ پر ضرور ہے کہ آسمان پر دیکھونگا اور مسیح دکھائیگا۔ مجھکو سخت افسوس چھوٹے بچہ کا ہے جسکو اسکی ماں نے صرف ۲½ مہینے کا چھوڑا۔ پر خدا نے اس کا بہتیرا انتظام کیا ہے کہ وہ اپنی نانی مسز بی۔ آر۔ پال کے پاس ہے جو اس کو عجیب پیار سے مسیح کے لئے پالتی ہیں۔ اب میں آپ سے ملتمس ہوں کہ آپ ضرور ہم شکستہ دلوں کے لئے خدا سے دعا کریں کہ وہ ہمارے ساتھ ہو اور ہم کو اپنے پیار۔ ایمان اور فرمانبرداری میں قایم رکھے جب تک کہ ہم اس دنیا میں مسافر ہیں۔

راقم

ایس۔ مسیح۔ لکھنؤ

انتقال پر ملال

نہایت افسوس کا مقام ہے کہ پادری محمد شاہ صاحب جو کہ ہوشیار پور میں امریکن مشن کے متعلق کام کرتے تھے ۲۹ جولائی ۱۹۰۰ء کو بروز اتوار رات کے ۱۰ بجے کے وقت عالم فانی سے کوچ کر گئے۔ عارضہ تپ دق تھا۔ کچھ عرصہ سے ایک اور بیماری تھی۔ جس کے سبب سے وہ کمزور ہو گئے تھے۔ لیکن اس کے ساتھ چونکہ کمزور ہو چکے تھے آناً فاناً چند ہی روز میں تپ دق نے اپنا کام کر لیا اور صرف چند روز کی سخت تکلیف کے بعد اس مہلک مرض سے ان کی موت واقعہ ہوئی۔ صاحب موصوف جوان اور نہایت خوش خلق مسیحی خادم تھے۔ ان کی عمر اس وقت ۳۰ سال کی تھی ان کی پانچ لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے۔ خدا ان کے پس ماندگان کو صبر اور تسلی عنایت کرے۔ اور خصوصاً مسز محمد شاہ کو اس سخت صدمہ سے تسلی عنایت کرے۔ اور ان کے خاندان کا مالک اور سنبھالنے والا ہو ؂

راقم

جے۔ ایس

"کھویا ہوا"۔ "نجات یافتہ"

الفاظ "کھویا ہوا" اور "نجات یافتہ" انسان کی آخری تقدیر پر غور کرواتے ہیں۔ انسان دونوں حالتوں میں نہیں رہ سکتا۔ ضرور ہے کہ دونوں میں کسی ایک حالت میں ہو۔ ہم یا تو خدا کے فرزند ہیں یا نہیں ہیں۔

"کھوئے ہوئے" سے کیا مراد ہے؟ غالباً اس سے مراد بہشت سے گمراہ ہونا اور دوزخ کو جانا ہے

خواہ یہہ خیال نامکمل ہو تو بھی بہت غور طلب ہے بائبل صاف صاف سکھاتی ہے کہ وہ انسان جن کی نئی پیدایش نہیں ہوئی ابھی گمراہ۔ مُردے۔ اندھے۔ اور نجات یافتوں کے شمار سے باہر ہیں۔

کھوئے ہوئے سے مراد ہے کہ انسان نے "خدا کی صورت میں" اپنی ہستی کو تباہ کر دیا۔ خداوند زندگی کا چشمہ ہے۔ "راہ اور حق اور زندگی میں ہوں"۔ "جس میں بیٹا ہے اس میں زندگی بھی ہے"۔ "قیامت اور زندگی میں ہوں"۔ "خدا روح ہے"۔ اور "کسی نے کبھی خداوند کو نہیں دیکھا"۔ لیکن خداوند نے اپنی شفقت سے "انسان کو اپنی صورت پر بنایا"۔ انسان خداوند نہیں اور نہ کبھی

ہوگا۔ خداوند ہر جگہہ ہر وقت حاضر و ناظر ہی۔ وہ ابدی اور بے جسم ہی۔ یہہ باتیں اس کی خدا کو ظاہر کرتی ہیں نہ کہ اس کی پیدائش کے کسی حصہ کو۔

انسان ایک بادشاہی حالت میں تھا۔ تاکہ وہ اپنے آپ کو خوش رکھ سکے اس کو کچھ نہ کچھ اختیار دیا گیا تھا۔ اور ایسے خصایل بھی جو خدائی کے متعلق تھے کثرت سے عطا کئے گئے تھے۔ آزادگی۔ خوشی۔ سمجھ۔ دانائی۔ خود مختاری اور دیگر اچھے خصایل۔ لیکن "انسان خدا کی صورت میں بنایا گیا تھا" سے ظاہر ہی کہ اس کو چاہیے تھا کہ اس کے خصایل بھی وہی ہوں جو اس کے پیدا کرنے والے کے تھے۔ اور "انسان خدا کی شکل میں" سے وہ انسان مراد ہی جس کی سمجھ مرضی۔ اور خصایل اس کے بنانے والے کے سے ہوں۔ انسان ان خصایل سے جو اسکی انسانیت کو ظاہر کرتی ہیں۔ خدا کی مانند ہی۔ انسان کی حکومت محدود ہی۔ اور اس کی دانائی جو حکومت کے متعلق ہی وہ بھی محدود ہی۔ لیکن خدا کی حکومت اور دانائی دونوں لامحدود ہیں۔ اور جیسے انسان کی حکومت محدود ہی۔ اس کی آزادگی بھی محدود ہی۔ انسان حکومت سے ایک "آدم" تھا۔ جس کے سبب سب آدمزاد گر گئے۔ اور یہہ "آدم" کی آزمایش میں پڑنے سے ہوا کہ وہ خدا سا بننا چاہتا تھا۔ اور جس سے وہ اس بربادی کی حالت کو پہنچا۔

تب "کھو جانے" سے مراد یہہ ہی کہ انسان کی سمجھ کا خدا سے جدا ہو جانا تاکہ وہ ابدی راہ کو نہ دیکھ سکے اور نہ سمجھ سکے اور انسان کی مرضی کا خدا سے کنارہ کرنا۔ تاکہ انسان ان چیزوں کو جو ابدی ہیں نہ چن سکے (انسان مُردہ۔ اندھا اور بہرا ہی)

اور انسان کا خدا کی محبت سے کنارہ کرنا۔ تاکہ وہ سچائی کے بغیر جو چیزیں ہیں ان کو پیار کرے۔ وہ دنیاوی۔ جسمانی اور دنیا کی عیش و عشرت کو پیار کریگا۔ اور خدا کی چیزوں سے متنفر رہیگا۔

ایسے لوگ دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہیں جس کو وہ جانتے نہیں۔ وہ خدا کی مرضی کے برخلاف چیزیں اپنے آرام کے لئے پسند کرتے ہیں۔ وہ عموماً موت کے امتحان کی تلاش میں ہیں جن کو شاید وہ جانتے نہیں۔

وہ ان کو جن سے خدا کو نفرت ہی پیار کرتے ہیں۔ اور جو چیزیں خدا کے ناپسند ہیں ان سے وہ اس کے مشکور ہوتے ہیں۔ ایسے انسان "کھوئے ہوئے" ہیں۔ ایسے انسان گمراہ ہیں وہ خدا سے دور۔ گم گشتہ اور مردہ اور دوزخ کی آگ کے لئے ہیں۔ بجز اس کے کہ وہ توبہ کریں اور نجات پاویں۔

مندرجہ بالا سے ہم کو "کھوئے ہوئے" اور "نجات یافتہ" کا کچھ نظارہ حاصل ہوا۔ لیکن سوال یہہ ہی کہ ہم کس حالت میں ہیں؟ اگر ہم خداوند کے ساتھ منسلک نہیں ہیں تو ہم خواب غفلت سے جاگیں "اگر ہم میں مسیح کی روح نہیں ہی تو ہم اس کے نہیں ہیں" ہم صرف نام کے عیسائی ہیں۔ خداوند ہماری مدد کرے کہ سچائی اور انصاف سے فیصلہ کریں۔ اور روحوں کو آزماویں کہ وہ خدا کی طرف سے ہیں۔ ہم نہ صرف اپنے آپ کو ابدی جگہوں کے لئے تیاری کریں۔ مگر دوسروں کو ہمراہ لے جانیکا بھی فکر کریں۔ خاصکر کھوئے ہوؤں کو۔ آمین ؛

راقم

سکندر خاں

قلعہ گوجر سنگھ لاہور

جھنگ بار

گوجرہ میں سخت ہیضہ پھوٹا۔ دوکاندار اور دیگر لوگ ڈر کے مارے شہر چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں۔ پہلے صرف منڈی محلہ میں شروع ہوا ۵-۶ آدمی ہر روز مرتے تھے۔ جب سارے شہر میں پھیل گیا۔ اور دس آدمی روز مرنے لگے تو لوگوں کو بھاگنے کی سوجھی۔ ریلوے سٹیشن بھی اُجاڑ ہو گیا۔ جب بیوپاری نہ رہے تو مال کون چڑھاوے۔ اور جب اسباب نہیں تو مزدوروں کا کیا کام۔ چنانچہ جو پندرہ مزدور سٹیشن پر اسباب لادنے والے تھے وہ سب کے سب ملتان کو چلے گئے ہیں۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ کے علاقہ میں ۹-۱۱ و ۱۳ جولائی کو سخت بارشیں ہوئیں اور اس زور شور کا پانی برسا کہ جو اسباب ریلوے سٹیشن پر پڑا ہوا تھا برباد ہو گیا گوڑ کی بوریاں کثرت سے موجود تھیں وہ بھیگ گئیں اور کسی نے ۸ من پر بھی گوڑ کو نہ خریدا۔ اس سے پہلے اس علاقہ میں کبھی بارش ہوا ہی نہ کرتی تھی۔

بارش سے پہلے گندم کا نرخ [illegible] فی من ہو گیا تھا اور بعد میں [illegible] فی من ہوا۔

بار کا علاقہ سینکڑوں مربع میل ہی۔ نہ تو اس علاقہ میں ابھی سکول ہیں اور نہ ہی ہسپتال۔ نئی روشنی کے زمانہ کی ایجادوں کی اس طرف اشد ضرورت ہی۔ مشنری کام بزار کا ہوا ہی۔ نیا علاقہ اور بڑا ہی خشک ہی۔ پیدل چلنے کے سوا اور کوئی علاج نہیں ہی۔ نہ کوئی ٹھکانہ۔ نہ واقفیت۔

مسٹر واعظ کمی ایک مشکلات کے باعث واپس تشریف لے گئے۔ راقم مضمون خدا پاؤں کے درد کے مارے ایسا لنگڑا ہو گیا کہ ۱۲-۱۳ میل جو روزانہ پیدل

سفر ہو وہی مشکل سے بہم پہنچا سکتا ہو۔ علاقہ نہایت ہی وسیع ہو۔ اگر کوئی شخص ۳ گاؤں ہر روز جاوے تو تو بھی سال بھر میں اپنے علاقہ کو کسی صورت سے ختم نہیں کر سکتا۔

ہمارا حال اس طرح پر ہو جس طرح کہ ایک بہشتی کا ذمہ ہو کہ لاہور سے ملتان تک کل درختوں کو سیراب کرے۔ جب وہ اس قدر دور دراز فاصلہ پر مقرر ہو تو ضرور ہی ہو کہ ایک طرف کام کرتے وقت دوسرے علاقہ کے درخت خشک ہو جاویں۔ کیونکہ مہینوں تک ان کی باری نہ آویگی ؞

راقم

وارث الدین

مرزا عبداللہ حسرتی

مسٹر بورڈ مجسٹریٹ کانپور نے مرزا عبداللہ حسرتی کے مقدمہ میں جو فیصلہ لکھا ہو اسکے آخری فقرات یہہ ہیں۔

"میں یقین کرتا ہوں کہ اس سے بڑھکر ہندوستان میں کوئی خطرناک بدمعاش نہیں ہو۔ ۱۸۸۶ء میں گئو رکھشنی سبھا کے جد و جہد کے وقت اس نے ایک رسالہ شایع کر کے معاش پیدا کی۔ ۱۸۹۵ء میں باہم امن رکھنے کے لئے اس سے مچلکہ لیا گیا۔ ۱۸۹۶ء میں میں نے نواب قاسم علی خاں کی درخواست پر غبن کے جرم میں اس شخص کے خلاف مقدمہ کی سماعت کی۔ اور ۹ ماہ قید سخت کی سزا دی۔ بعد اس کے یہہ گورکھپور گیا جہاں اس کو بطور ایڈیٹر ایک مفسد مسلمان اخبار کی جگہہ ملی اور ۲ سال کی سزا پائی۔ کہ ہوئی صاحب کلکٹر پر اس نے الزام رشوت ستانی عاید کیا تھا۔ ۱۹۰۵ء میں بنارس کے جیل میں بھیجا گیا۔ جس زمانہ میں میں وہاں کلکٹر تھا۔ بعد اس کے یہہ متوسط ہند اور حیدرآباد کی طرف اوقات بسر کرتا رہا۔ جہاں اسنے اپنے تئیں خفیہ ایجنٹ مسٹر ڈنگس برٹرٹ انسپکٹر جنرل پولیس ظاہر کیا۔ میں اس کو زیر دفعہ ۴۲۰ تعزیرات ہند مجرم قرار دیتا ہوں اور ۲ برس کی قید سخت اور سو روپیہ جرمانہ اور بحالت عدم ادائے جرمانہ ۶ ماہ قید مزید کی سزا دیتا ہوں۔ الزام زیر دفعہ ۱۷۰ تعزیرات ہند میں اس کو ۲ سال کی سزائے قید سخت اور سو روپیہ جرمانہ اور بحالت عدم ادائے جرمانہ ۶ ماہ کی سزائے مزید عاید کرتا ہوں" ؞

بجلی سے مینہ برسانیکا کام

اگرچہ گذشتہ سالوں میں امساک باراں نے تمام موسمی پیشین گوئیوں کو غلط ثابت کر کے اس کے علم کی جانب سے رعایائے ہند کو بدگمان و بدعقیدت کر دیا ہو۔ تاہم یہہ دریافت کرنا دلچسپ ہوگا۔ کہ مغرب کے عالمان علوم طبعیات نے نہ فقط بجلی کی نسبت بارش پیدا کرنے کا خواص دریافت کیا ہو۔ بلکہ اس سے کام لینے کا طریقہ بھی نکال لیا ہو۔ یہہ تو سب نے دیکھا ہوگا کہ بارش سے پہلے اکثر بجلی بادلوں میں لوٹتی اور کڑکتی ہو۔ سائنس دان کہتے ہیں کہ بادلوں کی رگڑ سے دو قسم کی بجلی پیدا ہوتی ہو۔ اور ان دونوں اقسام کا اتصال مینہ برسانے والا ہو۔ واشنگٹن میں ایک پروفیسر المیر گیٹس نامی نے تجربوں سے اس قول کی صحت قایم کر دکھائی ہو۔ اخبار فلاڈلفیا ڈسپیچ کا ایک نامہ نگار ان کے چشم دید تجربات کے وثوق پر لکھتا ہو کہ بجلی کی رو مناسب قوت و طریق سے بادلوں میں دوڑانے سے ایک محدود قطعہ زمین پر بارش کرائی جا سکتی ہو۔ پروفیسر گیٹس نے ایک مرطوب ہوا کے جھونکے کو جوان کے کارخانے کی کھڑکی میں داخل ہوا تھا۔ پہلے منفی بجلی کا صدمہ پہنچایا۔ اور پھر دوسری طرف سے بجلی کی مثبت رو اس پر ڈالی۔ پس فوراً اس جگہہ کہرا سا بن گیا اور پھوار پڑتی محسوس ہوئی۔ ان کا خیال ہو کہ یہہ تجربہ وسیع قطعات پر بکامیابی زیر عمل لایا جا سکیگا۔

اس سے قبل امریکہ کے ایک پروفیسر نے گورنمنٹ آف بمبئی سے استدعا کی تھی کہ وہ اگر معہ اپنی صاحبزادی صاحبہ کے طلب کئے جائیں تو خاص خاص قطعات اراضی پر بارش پیدا کر دکھائیں۔ اس دعوی کی نسبت اپنا اعتماد ظاہر کرنے کے لئے انہوں نے یہاں تک شرط کری تھی کہ اگر بارش حسب دلخواہ نہ ہوگی تو میں تمام خرچ دینے کا ذمہ دار ہونگا۔ خدا جانے یہہ وہی پروفیسر گیٹس تھے یا کوئی اور۔ اور یہہ بھی نہیں معلوم کہ گورنمنٹ نے انہیں کیا جواب دیا۔ بہر حال اگر یہہ امر صحیح ثابت ہو جائے تو اس ملک کو ضرور اس سے فایدہ اٹھانا چاہئے اگرچہ میں اس تھیوری سے کلیہ متفق ہونے میں تامل کرونگا کہ ہندوستان کے قحط موجودہ صورت میں امساک باراں سے عارض ہوتے ہیں۔ چند سال پہلے ڈائنامیٹ اور بارود اڑانے سے مینہ برسانے کے طریقے پر بہت کچھ اعتبار و اعتماد ظاہر کیا گیا تھا۔ مگر مدراس کی طرف اس کا تجربہ سراسر ناکام نہیں تو عبث العمل ضرور نکلا۔ اسی لئے اس کی توسیع مناسب سمجھی گئی۔ امید ہو اور خدا کرے کہ امریکن پروفیسر کا قایم کیا ہوا ڈھنگ اخراجات۔ وقت وغیرہ تمام باتوں میں ٹھیک نکلیگا۔ کیونکہ بجلی نے اس زمانے میں کچھ کم حیرت انگیز طلسمی کرشمے نہیں دکھلائے ہیں۔ جو اس کی نسبت یہہ جدید عمل محال سمجھا جائے ؞

معقول قانون ؞

پیرس میں جو شخص اپنی دکان کی اشیا کو لاگت پر فروخت کرنے کا اعلان کرتا ہو اسکو عملی طور پر ایسا کرنا پڑتا ہو ورنہ گورنمنٹ کیطرف سے وہ قابل مواخذہ ہوتا ہو ؞



بقیہ

چندرلیلا سادھنی کا قصہ

دُوسرا باب

جگن ناتھ کا مندر

اس کاریگر نے کہا۔ اگر کوئی مجھے اس مورتی کے بناتے وقت بلاوے یا کچھ کہے اور میرے کام میں دخل دیوے یا دیکھنے آوے میں اسی حالت میں چھوڑ دونگا۔ خواہ وہ پوری بنجاوے یا ادھوری۔

راجہ کو پندرہ روز کے بعد خواہش ہوئی کہ اس مورت کو جاکر دیکھے کہ کس قدر بن چکی ہے۔ اور جب وہ راجہ وہاں گیا تب کاریگر نے بنانا چھوڑ دیا۔ اور پھر کبھی اس ادھوری مورت کے تمام کرنے کا ارادہ نہ کیا۔ اسی سبب سے جگن ناتھ دیوتا بغیر ہاتھ اور پاؤں کے رہ گیا۔ اب راجہ کو بڑی بےچینی ہوئی اور کرشن کی ہڈیاں تلاش کرکے اس مورت کے اندر رکھیں۔ خواہ یہہ کیسا ہی بدصورت دیوتا ہی تو بھی ہندوستان کے تمام دیوتاؤں سے زیادہ مشہور ہی۔

اس دیوتاؤ کا مندر نہایت خوبصورت ہی اور اس کے گرد نواح کی زمین ۸ میل تک پاک کہلاتی ہی۔ جب تک جگن ناتھ کا متبرک دن مانا جاتا ہی چاروں طرف ہندوستان کے بےشمار جاتری آتے جاتے رہتے ہیں۔ اور جاتری بےچارے بہت مصیبت اور راستہ کی تکالیف اُٹھاتے ہیں۔ اور بعض سفر میں بھوک پیاس اور بیماری سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور یہاں پہنچکر بہتیروں کی جانوں کا نقصان ہوتا ہی۔ چندرلیلا یہاں پر پہنچکر ۱۵ دن جگن ناتھ کی پرستش کرتی رہی۔ برہمنوں کو کھلایا اور ان کو ایک گائے بھی انعام میں دی اور دو دفعہ جگن ناتھ کی مورت کے سامنے پچیس پچیس روپیہ نذرانہ ادا کیا۔

اور جب یہاں کی تمام رسومات ادا کر چکی۔ تب آگے روانہ ہوئی۔ اور دوسرے مندر کا سفر جو کہ نہایت مشکل اور پرخطر تھا کرنا اختیار کیا۔ یہہ مندر ہندوستان کے جنوبی اطراف میں واقع ہی۔ اس مندر کا راستہ کئی مہینوں کا سفر تھا جسکو طی کرتے ہوئے لوگ حیران ہو جاتے ہیں اور تھک جاتے ہیں:

زبور ۸۶ آیت ۸ و ۱۰

نہ تجھ سا ہی معبودوں میں۔ خدایا کوئی بھی
نہ کہیں پائی جاتی ہیں۔ صفتیں تیری سی
جو قومیں تو نے پیدا کیں۔ سب تجھ پاس آوینگی
اور تیرے سامنے اے خدا۔ وہ سر جھکاوینگی
وہ تیری کرینگی تمجید۔ کہ تو عظیم سدا
تو کرتا ہی عجوبہ کام۔ ہی تو ہی ایک خدا
میں تھکی ہوں آرام کیسے پاؤنگی

یسوع نے کہا میرے پاس آ۔ آرام بھی میں دونگا نجات بھی دونگا

میلہ روشنی لودیانہ

یہہ میلہ ایک پیر صاحب کی قبر پر فراہم ہوتا ہی جو قبر کہ قلعہ کے نزدیک واقع ہی۔ یہہ پیر دستگیر صاحب کہلاتے ہیں جن کی اصلی قبر بغداد میں موجود ہی۔ لدھیانہ میں اُنکے ایک چیلہ نے ایک فرضی قبر تعمیر کردی تھی جس کی پرستش قرب وجوار کے محمدی جو اپنے تیں مسلمان کہتے ہیں کرتے ہیں۔ اور پیر صاحب سے منتیں مانتے اور نذریں گزرانتے ہیں۔ یہہ میلہ ۹ اگست کو شروع ہوا تھا اور ۱۱ کو ختم ہوا کئی ہزار آدمی زیارت کو آئے تھے ۹ اگست کو بارش کے وقت خدا کا کام بہت ہوا۔ کیونکہ گرجا گھر (چیپل) جو کہ عین موقعہ پر دو سڑکوں کے بیچ تعمیر کیا ہوا ہی کھولا گیا اور قریب پانچسو آدمی کے اندر داخل ہوگئے جب ان کو اندر جگہہ نہ ملی تو کچھ دروازوں میں اور کچھ برآمدہ میں بیٹھ گئے۔ یہہ موقعہ واعظوں نے غنیمت سمجھا اور سرگرمی اور جوش کے ساتھ ان لوگوں کو جو اندر داخل ہو گئے انجیل کی خبر سُنائی۔ اور انہوں نے بھی چپ چاپ خداوند کا کلام سُنا۔ کیونکہ جانتے تھے کہ اگر بولیں گے تو مینہ میں باہر نکالے جاویں گے۔ اکثر لوگوں نے ظاہر کیا کہ حقیقت میں بُت پرستی اور قبرپرستی خدا کے حضور نفرتی ہی۔ جب تک میلہ رہا یہی واعظوں نے خدا کا کلام گرجا گھر میں ان روحوں کو جو اب تک خدا سے گمراہ اور دور ہیں بڑے شوق سے سُنایا۔

ان صاحبان کے نام جنہوں نے انجیل کی بشارت اس میلہ میں دی درج کرتا ہوں۔ پادری پریداس صاحب۔ پادری ڈیلیس صاحب۔ پنڈت رامانند صاحب۔ منشی دینا ناتھ صاحب۔ بابو ہیرا سنگھ صاحب۔ بھائی رامدیا اور یوسف صاحب لودیانہ۔ پادری۔ ایچ گولکناتھ صاحب۔ بابو عالمشاہ بنسی لعل اور گینداؔرام صاحب پھلور۔ پادری کیوڈ صاحب چھاونی جالندھر۔ منشی سنگت مسیح صاحب رامپور۔ جب ایک واعظ منادی کرچکتا تو ملکر ایک بھجن یا غزل گائی جاتی تھی تاکہ لوگوں کو آرام دیا جاوے اور ان کے دلوں کو کلام کی طرف کھینچا جاوے۔ اس میلہ میں قریب پانچ ہزار آدمیوں نے کلام سُنا ہوگا۔ خداوند اس کلام پر برکت دیوے۔ اور اُن کو جو فرضی اور چراغوں کی روشنی دیکھتے رہے تھے اصل روشنی کی طرف جو خداوند مسیح ہی لاوے۔ تاکہ ان کے دل روشن ہوں۔ اور تاریکی سے اُجالے کی طرف قدم ماریں۔ آمین۔

راقم

پادری جاتی رام

لودیانہ

واقعات اور رائیں

مس چکروتی ایم۔ اے۔ اور ان کی والدہ مس چکروتی صاحبہ نے قریباً ایک سو قحط زدہ لڑکیاں اکٹھی کرکے ایک یتیم خانہ جاری کیا ہے جس میں وہ بڑی محنت اور خرچ کر رہی ہیں۔ مس چکروتی صاحبہ شمالی ہندوستان میں ویسا ہی کام کر رہی ہیں جیسا کہ پنڈتہ راماں بائی جنوبی ہند میں کر رہی ہیں۔ یہہ یتیم خانہ کسی مشن کی طرف سے نہیں ہے بلکہ عام لوگوں کے چندے سے چل رہا ہے۔ اگر کوئی صاحب اس یتیم خانہ کی لڑکیوں کے لئے کچھ بطور چندے کے ارسال کریں تو مس چکروتی بہت خوشی سے قبول کریگی۔

لودھیانہ میڈیکل سکول۔ یہہ میڈیکل سکول کئی برسوں سے مسیحی لڑکیوں کو علم طب کی تعلیم دینے کے واسطے کھولا گیا ہے۔ اس کے جاری کرنے کی خاص غرض یہہ تھی کہ لاہور اور دیگر میڈیکل کالجوں میں لڑکے اور لڑکیاں اکٹھی تعلیم پاتی ہیں اور پروفیسر بھی مرد ہیں جس سے لڑکیوں کے اخلاق بگڑ جانے کا اندیشہ تھا۔ مگر اس سکول میں مسیحی لڑکیوں کو دیندار مسیحی لیڈی ڈاکٹروں سے تعلیم دی جاتی ہے اور علاوہ علم طب کی تعلیم کے طالب علموں کی روحانی تعلیم کی طرف بہت توجہہ دی جاتی ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ یہاں کے طالب علم اب سرکاری امتحان میں بھی شامل ہو سکتی ہیں۔ مسیحی لڑکیوں کو اس سکول سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

چین میں مسیحیوں کا قتل۔ افسوس ہے کہ چین کے لوگ نہ صرف مشنریوں اور دیگر غیر ملک کے لوگوں کو ہی نفرت کرتے اور قتل کرتے ہیں بلکہ انہوں نے وہاں کے دیسی مسیحیوں کو بھی قتل کر دیا ہے۔ لوگ خیال کرتے ہیں کہ مسیحی دین غیر ملک کا مذہب ہے اور یہہ لوگ جنہوں نے مسیحی مذہب کو قبول کر لیا ہے غیر ملک کے لوگوں کے ساتھ میل رکھتے ہیں۔ ہندوستان میں بھی غدر کے وقت انگریزوں کے ساتھ دیسی مسیحی مارے اور ستائے گئے تھے تو بھی مسیحی قوم نے اس وقت انگریزوں کے ساتھ اپنی دلی لائلٹی یعنے نمک حلالی ظاہر کی تھی۔ اسوقت بھی اگر کوئی قوم دل سے برٹش گورنمنٹ کی لائل ہے تو وہ یہی قوم ہے۔

لدھیانہ میں ایک اور عمدہ بارش۔ پچھلے ہفتے دو روز کے عرصے میں ۳/۴ ۱ انچہ بارش ہوئی اور چاروں طرف پانی ہی پانی نظر آتا تھا۔ زمیندار لوگ کہتے ہیں کہ اب اگر پندرہ بیس روز تک پانی نہ پڑے تو فصل کو کسی قسم کا اندیشہ نہیں۔ یقین ہے کہ خدا اپنی مہربانی سے قحط کو دور کر رہا ہے۔ امید ہے کہ اس فصل کے ہو جانے پر اناج سستا ہو جاویگا۔ خداوند کا شکر ہو۔

چین کے دلچسپ حالات۔ چین کے لوگ سب قسم کا گوشت کھا لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ مینڈک۔ سانپ۔ کتا۔ چوہا۔ چھچھوندر وغیرہ۔ غرضیکہ کوئی جانور ہو چینیوں کا وہ من بھاتا کھاجا ہے۔ ہندوستان کا جس طرح پر عام کھانا گیہوں یا چاول ہے اور اس کے ساتھ دالیں سبزیاں اور بعض قسم کے گوشت ہوتے ہیں اسی طرح چین کے لوگوں کا عام کھانا صرف چاول اور لوازمات گوشت اور سبزی ہے۔ چین کے لوگ کھانے کے وقت میز لگا کر چھری۔ کانٹا چمچہ اور عجیب قسم کی دو لکڑیاں استعمال کرتے ہیں۔ ان لکڑیوں کے ذریعہ وہ اُبالے ہوئے چاولوں کو مُنہہ کی طرف پھینکتے۔ اور منہہ کھول کر کوّے کی طرح جھپٹ کر دانوں کو پکڑ لیتے ہیں۔ اس کام میں اُن کو بہت اچھی مشق ہے۔ کھانے کا یہہ عجیب طریقہ تماشہ بیں دکھانے کے لائق ہے۔

چین کے لوگ گائے کا دودھ نہیں پیتے جس کی وجہ یہہ بیان کی جاتی ہے کہ دودھ بھی لہو کی دوسری صورت ہے۔ اور گائے کا دودھ پینے سے آدمی کی عقل بھی گائے کی طرح ہو جاتی ہے چونکہ روئے زمین کے تمام لوگ گائے کا دودھ پیتے ہیں اسلئے سب کی عقل گائے کی طرح ہو گئی ہے۔ اور صرف چین کے لوگوں کی عقل دیوتاؤں کی عقل سے بھی اعلیٰ ہے۔ اسی لئے چین کے لوگ چینی عورتوں کا دودھ پیتے ہیں۔ بازاروں میں عورتوں کا دودھ فروخت ہوتا ہے۔ چین کے ملک میں ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہے جس کا رنگ سونے کی طرح سرخ اور زرد ہوتا ہے۔ اس کا ذایقہ اگرچہ کسی قدر کڑوا ہوتا ہے۔ مگر چین میں بہت لوگ اُسے اپنے گھروں میں پالتے ہیں۔ چینی لوگ کھانے کے ساتھ کوئی سرد چیز کھاتے پیتے نہیں۔ ہاں کھانے کے بعد اگر مل سکے تو چائے ورنہ گرم پانی پیتے ہیں۔ بعضے لوگ کہتے ہیں کہ چین میں اسی سبب سے ہیضہ نہیں ہوتا۔ لیکن بعض شخص یہہ کہتے ہیں کہ جس طرح ہمارے ملک میں افیم خور ٹھنڈے پانی سے ڈرتے ہیں۔ اسی طرح چین کے لوگ بھی اسی ڈر سے سرد پانی نہیں پیتے کہ نشہ اُتر جاویگا۔ چین کے لوگ کینکڑے کو سرکہ میں بھگو کر اور اسکو نرم کرکے جب باہر رکھتے ہیں تو اُسے رینگتے رینگتے ہوئے کو پکڑ کر کھا جاتے ہیں۔ ان کی مزا اور کرسی عموماً بانس کی ہوتی ہے۔

برہہ پرچارک

دستور العمل اخبار نور افشاں لودیانہ

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ . . . [illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ . . . [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ . . . [illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ . . . [illegible]
قیمت دو کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی . . . [illegible]
بغیر ضمیمہ . . . . [illegible]

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا ✦